قرآنی بیان

مَعْرِفَت کا دَرْوازہ

(پارہ:27، سورۂ ذاریات:56)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

31 جولائی، 2026ء (بمطابق:16 صَفَر شریف، 1448ھ)

کے جمعۃُ المبارک کا

www.dawateislami.net

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
31 جولائی، 2026ء (بمطابق: 16 صَفَر شریف، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ:27، سورۂ ذاریات:56)

مَعْرِفَت کا دَرُوازہ

(کَشْفُ الْمَحْجُوب کی روشنی میں مَعْرِفَتِ الٰہی کی پہچان اور اِس کے حصول کے طریقوں کا بیان)

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..مَعْرِفَت کے فضائل کا بیان — صفحہ:05
- ..یہ دُنیا مَعْرِفَت کے لیے بنائی گئی ہے — صفحہ:08
- ..دُنیا کی سب سے اعلیٰ لذّت — صفحہ:13
- ..امامِ غزالی کا سَفَرِ عشق — صفحہ:17

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ علیہِ وآلِہٖ وسلَّم کا فرمان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ كُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّكُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِّیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْكَ اللَّیْلَۃَ وَذٰلِكَ الْیَوْمَ۔

ترجمہ: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبّت کی وجہ سے 3، 3 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

برسے گی رحمتِ شہِ ابرار بالیقیں | مٹ جائے گا گناہوں کا کاجل، درود پڑھ
ان کی ہی بارگاہِ مُنوّر میں صبح و شام | کونین میں ہیں سب سے جو افضل، درود پڑھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ:27، سورۂ ذاریات:56)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صلّی اللہُ علیہِ وآلِہٖ وسلَّم

---

1 ... معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاہل، جلد:8، صفحہ:69، حدیث:15316۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! صَفَر شریف کا مُبارَک مہینا ہے، 20 صَفَر شریف کو عالَمِ اسلام کی مَشْہور و مَعْرُوف ہستی تاجدارِ لاہور، حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عرسِ پاک ہوتا ہے ❁ آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حَسَنی، حُسَیْنی سیّد ہیں ❁ کم و بیش 400 ہجری کو دُنیا میں تشریف لائے ❁ تقریباً 34 سال کی عمر مُبارَک میں لاہور آئے ❁ یہاں نیکی کی دعوت کو عام کیا، دِینِ اسلام کا پیغام پھیلایا، لوگوں کو قرآن و سُنَّت کی تعلیم دی، اپنے اَخلاق سے، کردار سے، کبھی بیانات فرما کر، کبھی کرامات دکھا کر بے شُمار غیر مسلموں کو مسلمان کیا، جو پہلے سے مسلمان تھے، اُنہیں شریعت اور سُنَّتوں کا پیکر بنایا، کئی عالِم بنائے، کئی لوگوں کو اپنی تربیت میں رکھ کر وِلایَت کے بلند مقامات تک پہنچایا ❁ کم و بیش 30 سال کے عرصے میں آپ نے بَرِّ صغیر میں ایک اِنْقِلاب برپا کر دیا ❁ پُختہ قول کے مُطابِق آپ نے 465 سَن ہجری کو اِس دُنیا سے پردہ فرمایا ❁ آپ کا مزار مُبارَک لاہور میں ہے ❁ آپ ہی کی نسبت سے لاہور کو مرکزُ الْاَولیا اور داتا نگر بھی کہا جاتا ہے۔[1]

کیا غرض دَر دَر پھروں میں بھیک لینے کے لیے
ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا

1 ... فیضان داتا علی ہجویری، صفحہ: 4، 44، 74 ملتقطاً خلاصۃً۔

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دِن
ہو مِری اُمّید کا گلشن ہَرا داتا پیا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کَشْفُ الْمَحْجُوب کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ بہت ماہِر عالِمِ دِین تھے، آپ نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں مگر افسوس! اب آپ کی ساری کتابیں تو نہیں البتہ ایک زبردست کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب مِل جاتی ہے ❁ کَشْفُ الْمَحْجُوب ایسی زبردست کتاب ہے کہ بڑے بڑے صُوفیائے کرام اِس کتاب کو باقاعدہ پڑھتے بھی تھے اور اپنے شاگردوں کو پڑھایا بھی کرتے تھے ❁ کَشْفُ الْمَحْجُوب کا معنٰی ہے: دِل کے پردے کھولنے والی کِتاب ❁ خواجہ نظامُ الدِّیْن اَوْلیا رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: جسے پیرِ کامِل نہ ملتا ہو، وہ کَشْفُ الْمَحْجُوب پڑھ لے، پیرِ کامِل مِل جائے گا۔[2]

کَشْفِ مَحْجُوب ہے فیضِ داتا حُضُور
کَشْفِ مَحْجُوب میں زِندگی کا سرور
اس کی عظمت میں بولے یہ خواجہ نِظام
ہے یہ رہبر سراپا، کرامت کا نُور
ہے یہ نسخۂ نایاب دِل کے لیے
جو پڑھے دِل لگا کر، سمجھ کر اسے
پیرِ کامِل ملے، بند رَستہ کھلے
گنج بخشی ہے اس کی یہ ظاہِر ظہور

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 534۔
2 ...سید ہجویر، صفحہ: 242۔

مَعْرِفَت کے فضائل کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! کَشْفُ الْمَحْجُوب (یعنی دِل کے پردے کھولنے والی کتاب) میں سب سے پہلے کَشْف میں داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ نے **مَعْرِفَت** کو بیان کیا ہے، یعنی آدمی کے دِل کے پردے کھولنے والی سب سے پہلی چیز اللہ پاک کی پہچان ہے۔ **مَعْرِفَت** بہت اَہم موضوع ہے، مَعْرِفَت کہتے کسے ہیں؟ اللہ پاک کی مَعْرِفَت ملنے کے فضائل کیا ہیں؟ مَعْرِفَت ملتی کیسے ہے؟ ہم کون کون سے عملی طریقے اپنا کر درجۂ عِرْفان حاصِل کر سکتے ہیں؟ کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف کی روشنی میں آج ہم یہ سیکھنے کی سَعادت حاصِل کریں گے، یُوں داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذِکْرِ خیر بھی ہو جائے گا اور ہمیں سیکھنے کے اسباق بھی مِل جائیں گے۔

آیتِ کریمہ کی مختصر تشریح

ہم نے ابتدا میں آیتِ کریمہ سُنی، اللہ پاک نے فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ:27، سورۂ ذاریات:56)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

امام مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ جو عِلْمِ تفسیر کے بہت بڑے امام ہیں، فرماتے ہیں: اِس آیت میں عِبَادت سے مراد مَعْرِفَت ہے۔[1] یعنی آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ میں نے جنّ اور انسان اسی لیے پیدا فرمائے تاکہ میری مَعْرِفَت حاصِل کریں۔

مخلوق کیوں پیدا کی گئی...؟

ایک **حدیثِ قدسی** جسے بڑے بڑے اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے ذِکْر کیا اور اس

1 ... تفسیر بغوی، پارہ:27، سورۂ ذاریات، زیر آیت:56، جلد:4، صفحہ:235۔

سے بڑے بڑے مسائل نکالے ہیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا

ترجمہ: میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔

فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ

ترجمہ: پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں، چنانچہ میں نے مخلوق پیدا فرمائی۔[1]

پتا چلا؛ مخلوق کو پیدا کیا گیا، اس لیے تاکہ بندے اللہ پاک کی پہچان حاصل کریں، آدابِ بندگی سیکھیں اور اللہ پاک کی کمال بندگی اِختیار کریں۔

سب جہاں تیرے لیے، تُو خُدا کے واسطے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سوچنے کی بات ہے، ہمیں اِس کائنات میں بھیجا گیا تاکہ اپنے خالق و مالِک کی مَعْرِفَت حاصِل کریں، یہ صِرْف ایک کام ہمارے ذِمّے ہے، پھر یہ کام پُورا کرنے کے لیے دیکھیے! ہمارے لیے کیا کیا اہتمام ہوئے؛ ❁ زمین ہمارے لیے ہماری پیدائش سے پہلے ہی بنادی گئی ❁ آسمان کا شامیانہ تان دیا گیا ❁ درخت ❁ پھول، پتّے ❁ باغات سجادیئے گئے ❁ بڑے بڑے پہاڑ ❁ ٹمٹماتے ستارے ❁ اربوں نُوری سالوں پر پھیلی ہوئی کہکشائیں ❁ پُورا نظامِ شمسی ❁ پھر زمین سے اُگتے پَودے ❁ رنگارنگ چیزیں ❁ الگ الگ ذائقوں سے بھرپُور پھل سب کچھ بنادیا گیا ❁ سوچنے سمجھنے کے لیے عقل عطا ہوگئی ❁ اللہ پاک کی مَعْرِفَت حاصِل کرکے صِرْف و صِرْف اُسی سے محبّت کرنے کے لیے دِل عطا کر دیا گیا ❁ پھر چُونکہ صِرْف عقل کافی نہیں تھی، لہٰذا انبیائے کرام علیہمُ السَّلام بھیج دیئے ❁ کتابیں نازِل فرمادیں

---

1 ... کشف الخفاء، حرف الکاف، جلد:2، صفحہ:121، رقم:2014۔

❁ ہماری ہدایت کے لیے سارے سامان کر دیئے گئے، ان سب اہتمامات کے ساتھ فرمایا:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ:27، سورۂ ذاریات:56)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

یعنی اے لوگو! تمہاری پیدائش کا صِرف و صِرف ایک مطلب ہے: قرآن پڑھو، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی بات سُنو! عقل کو پاک کرو! دِل کو صاف کرو اور اس ذریعے سے ہماری مَعْرِفَت حاصِل کرو...!![1]

جانور پیدا کیے تیری وفا کے واسطے
چاند، سورج اور ستاروں کو ضیاء کے واسطے
کھیتیاں سرسبز کیں تیری غذا کے واسطے
سب جہاں تیرے لیے ہے تُو خدا کے واسطے

اب ذرا سوچیے! اگر ہم دُنیا میں آکر ❁ کوٹھیاں بھی بنالیں ❁ کاریں بھی خرید لیں ❁ بینک بیلنس بھی بڑھالیں ❁ کاروبار پھیلا لیں ❁ کئی کئی ملکوں تک اپنے کاروبار کی شاخیں کھول لیں ❁ اربوں پتی ہو جائیں مگر... اپنی تخلیق کا بنیادی تَرِین مَقْصد **اللہ پاک کی مَعْرِفَت (یعنی پہچان) حاصِل کرنا** ہی پُورا نہ کر سکیں تو بتایئے! ہم نے یہاں آکر کیا کمایا؟ ایک شاعِر نے بڑی خوبصورت بات کہی:

اس جہانِ رنگ و بُو میں آ کر
گھر بنانا تھا، دِیوار بنا بیٹھے

وضاحت: یعنی اس دُنیا میں آنے کا اَصْل مَقْصد تو یہ تھا کہ ہم دِل کو پاک کرتے، اس دِل کو اللہ پاک کی محبّت کا گھر بناتے مگر ہم نے کیا کیا...؟ اُلٹا اپنے اور محبّتِ اِلٰہی کے درمیان، اپنے اور معرفتِ اِلٰہی کے درمیان دِیواریں کھڑی کر دیں ❁ محبّتِ دُنیا کی دِیوار ❁ محبّتِ مال کی دِیوار ❁ اَنَا اور تکبّر کی دِیوار ❁ نفسانی خواہشات کی دِیوار، کتنی

1 ... تفسیر بغوی، پارہ:27، سورۂ ذاریات، زیر آیت:56، جلد:4، صفحہ:235۔

دِیْواریں ہیں جو ہم نے اپنے اور معرفتِ اِلٰہی کے درمیان کھڑی کرلی ہیں...!!

بتا کیا کِیا تُو نے رَبّ کے لیے...؟

ایک مرتبہ حضرت شیخ شبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کو وَعظ فرمارہے تھے، آپ نے روزِ قیامت، حِساب، کتاب وغیرہ سے مُتَعَلِّق بیان فرمایا، لوگ آپ کا بیان سُن کر چیخیں مار کر رونے لگے، اسی دوران حضرت ابو الحسین نُوری رحمۃُ اللہِ علیہ کا وہاں سے گزر ہوا، آپ نے فرمایا: اے شبلی! قیامت کا حساب بہت طویل ہو گا، اس کا خُلاصہ صِرْف یہ 2 باتیں ہیں، فرمایا جائے گا: (1): مَنْ تُرَا بُوْدَمْ (2): تُو کَرَا بُوْدِی یعنی اے بندے! ہم تو تمہارے تھے (کہ ہم نے تمہارے لیے سب کچھ بنایا)، اب تم بتاؤ کہ تُم کس کے تھے...؟ تم نے زندگی کس کی طلب میں گزاری ہے؟[1]

فلک کا تجھے شامیانہ دیا
زمیں پر تجھے آب و دانہ دیا
ملے آبشاروں سے بھی حوصلے
پہاڑوں میں تجھ کو دیئے راستے
یہ پانی، ہوا اور یہ شمس و قمر
یہ موجِ رواں، یہ کنارہ، بَھنْوَر
یہ سردی، یہ گرمی، یہ بارش، یہ دُھوپ
یہ چہرہ، یہ قد اور یہ رنگ و رُوپ
اور اس پر کتابِ ہدایت بھی دِی
نبی بھی اُتارے، شریعت بھی دی
غرض کہ سبھی کچھ ہے تیرے لیے
بتا کیا کِیا تُو نے میرے لیے؟

یہ دُنیا مَعْرِفَت کے لیے بنائی گئی ہے

قرآنِ کریم نے دیکھیے! ہمیں کیسے کیسے جھنجھوڑا ہے، ہمیں خوابِ غفلت سے جاگنے

---

1 ... تفسیر روح البیان، پارہ: 1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت: 22، جلد: 1، صفحہ: 78۔

اور معرفتِ اِلٰہی کے لیے سفر شروع کرنے کی ترغیب دِلائی ہے۔ آیات سنیے! فرمایا:

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ (پارہ:30، سورۂ غاشیہ:17)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا وہ اُونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے۔

دیکھیے! جھنجھوڑا جارہا ہے؛ اُونٹ پر غور کیوں نہیں کرتے؟ اس کی خِلقت کو سمجھو! اس بارے میں سائنسی تحقیقات کر کے قدرت کی کاریگری کو دیکھو...!! یہ صِرْف سُواری نہیں ہے، مَعْرِفَت حاصِل کرنے کا ذریعہ ہے ❁ مگر اس ذریعۂ مَعْرِفَت کے ساتھ ہم کیا رَوَیَّہ اِختیار کرتے ہیں؟ ❁ ساحِلِ سمندر پر گھومنے جائیں تو اُونٹ کا جھولا لے کر واپس آجاتے ہیں۔ آہ! جو مَعْرِفَت حاصِل کرنے کا ذریعہ تھا، ہم نے اسے محض سیر و تفریح کا سامان بنالیا۔

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ (پارہ:30، سورۂ غاشیہ:18)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے۔

آسمان ذریعۂ معرفتِ اِلٰہی ہے مگر ❁ ہم آسمان کو دیکھتے ہیں؛ تصویریں بنانے کے لیے، ❁ دھنک (یعنی بارش کے بعد رَین بَو) جب بنتی ہے تو جلدی سے کیمرہ نکال کر تصویر لی جاتی ہے ❁ شام کے وقت سُورج غروب ہونے کا مَنظَر کیمرے میں قید تو کیا جاتا ہے مگر اس پر غور نہیں کیا جاتا۔

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور پہاڑوں کو، کیسے قائم

(پارہ:30، سورۂ غاشیہ:19) | کیا گیا ہے۔

آہ! ❁ ہمارے ہاں پہاڑی علاقوں کے سَفَر تو ہوتے ہیں مگر پہاڑوں کو دیکھ کر قدرتِ خداوندی پر غور کرنے کے لیے نہیں بلکہ سیر و تفریح کرنے کے لیے۔

وَ اِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ۝۲۰ (پارہ:30، سورۂ غاشیہ:20)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔

افسوس! ہماری ساری زندگی زمین خریدنے یا اس کے جھگڑوں میں ہی کٹ جاتی ہے حالانکہ یہ زمین معرفتِ اِلٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس پر بھی غور کرنے کا کہا گیا ہے۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ (پارہ:21، سورۂ روم:8)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور و فکر نہیں کیا؟

یعنی اے لوگو...!! اپنے دِلوں میں غور و فِکْر کا جذبہ کیوں نہیں اُبھارتے؟ ان دِلوں کو غفلت سے نکال کر غور و فِکْر کی عادَت کیوں نہیں اپنا لیتے۔[1]

کائنات بنا دی گئی، عقل تمہیں دے دی گئی، قرآن اُتار دیا گیا، رسول بھیج دیئے گئے، اب غور و فِکْر کی عادَت تم اپناؤ! اور ایک ایک چیز میں غور و فِکْر کر کے اللہ پاک کی معرفت کے زِینے چڑھتے چلے جاؤ!

مقامِ پرورشِ آہ و نالہ ہے یہ چمن | یہ سیرِ گُل کے لیے ہے، نہ آشیاں کے لیے[2]

مفہوم: یعنی یہ دنیا کے حسین مقامات، یہ رہنے کی جگہ سیر و تفریح کے لیے نہیں

---

1 ... تفسیر نسفی، پارہ:21، سورۂ روم، زیرِ آیت:8، جلد:2، صفحہ:691۔
2 ... کلیاتِ اقبال، بالِ جبریل، صفحہ:379۔

آئے، بلکہ یہ دُنیا مقامِ پرورشِ آہ و نالہ ہے یعنی یہاں ہم اللہ پاک کی مَعْرِفَت حاصِل کرنے لیے آئے ہیں، اس کے لیے کوشش کرتے رہنا ہے، اس کام کے لیے ہم اس دُنیا میں آئے ہیں۔

خُلاصہ یہ کہ ہم اس دُنیا میں آئے ہیں اللہ پاک کی مَعْرِفَت حاصِل کر کے اس کی بندگی کرنے کے لیے۔

دِین کی مضبوطی 3 چیزوں میں ہے

حدیثِ پاک میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے، فرمایا:

اِنَّ دِعَامَةَ الْبَيْتِ اَسَاسُهٗ

ترجمہ: بیشک گھر کی مضبوطی اس کی بنیاد میں ہوتی ہے۔

مثال دیکھیے! کتنی زبردست اور عام فہم دی گئی ہے، اَن پڑھ سے اَن پڑھ بھی سمجھ سکتا ہے کہ بنیاد جتنی مَضْبُوط ہو گی، دِیواریں اُتنی مَضْبُوط ہوں گی اور دِیواریں جتنی مَضْبُوط ہوں گی، چھت اُتنی مَحْفُوظ رہے گی۔ تو فرمایا: جس طرح گھر کی مضبوطی کا راز اس کی بنیاد میں ہے۔ اسی طرح

وَدِعَامَةُ الدِّيْنِ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَالْيَقِيْنُ وَالْعَقْلُ الْقَامِعُ

ترجمہ: دِین کی مضبوطی (3 چیزوں میں ہے): (1): اللہ پاک کی معرفت (2): یقین (3): رُکاوٹ ڈالنے والی عقل۔

عرض کی گئی: عقلِ قَامِع (یعنی رُکاوٹ ڈالنے والی عقل) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا:

اَلْكَفُّ عَنْ مَعَاصِي اللّٰهِ وَالْحِرْصُ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

مفہوم: یعنی وہ عقل جو گُناہوں سے روکے اور اللہ پاک کی فرمانبرداری کی حرص دِلائے۔[1]

تمہاری دُعا سے پہاڑ جگہ چھوڑ دیں

حدیثِ پاک میں ہے: میرے اور آپ کے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا: اگر تم اللہ پاک کی ایسی مَعْرِفَت حاصِل کرو جیسا اس کی مَعْرِفَت کا حق ہے تو ضَرُور تم سمندروں پر چلو اور تمہاری دُعا سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں۔[2]

اللہُ اکبر! یہ ہے معرفتِ اِلٰہی کی عَظَمت...!! جس شخص کو اللہ پاک کی صحیح معنوں میں پہچان نصیب ہو جائے، وہ بہت اُونچا مرتبہ حاصِل کر لیتا ہے، اس کی دُعاؤں میں اتنا اَثَر آجاتا ہے کہ اس کی دُعا کی برکت سے اَن ہونی بھی ہونی ہو جاتی ہے۔

زِندگی پُر لطف ہو جاتی ہے

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: جو اللہ پاک کی مَعْرِفَت (یعنی پہچان) حاصِل کر لے، اس کی گزر بسر پاکیزہ، زِندگی اعلیٰ اور پُر لطف ہو جاتی ہے، مَخْلُوق کے دِلوں میں اس کی ہیبت رکھ دی جاتی ہے، اس کے دِل سے مخلوقات کا خوف نکال دیا جاتا ہے اور اللہ پاک کے قرب سے اسے سکون بخشا جاتا ہے۔[3]

حضرت ابو عثمان مغربی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اَلْعَارِفُ تُضِیْءُ لَہٗ اَنْوَارُ الْعِلْمِ

ترجمہ: یعنی جو اللہ پاک کی مَعْرِفَت حاصِل کر لیتا ہے، اس کے لیے عِلْم کے اَنْوار چمک اُٹھتے

---

1 ...رسالہ قشیریہ، باب المعرفۃ باللہ، صفحہ: 342۔
2 ...مسند فردوس، جلد: 3، صفحہ: 370، رقم: 5123۔
3 ...رسالہ قشیریہ، باب المعرفۃ باللہ، صفحہ: 343 ملتقطاً۔

ہیں۔[1]

دُنیا کی سب سے اعلیٰ لذّت

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! یہ کیسی اعلیٰ تَرِین نعمت ہے۔ اگر اس دُنیا میں آکر ہم نے یہ نعمت حاصِل نہ کی، سمجھ لیجیے کہ کچھ حاصِل نہ ہوا۔ حضرت مالِک بن دِینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے:

خَرَجَ اَهْلُ الدُّنْيَا مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَذُوقُوْا اَطْيَبَ شَيْءٍ فِيهَا

ترجمہ: دُنیادار دُنیا سے چلے گئے مگر دُنیا کی سب سے لذّت بھری چیز کا ذائقہ بھی نہ چکھا۔

پوچھا گیا: وہ کونسی چیز ہے؟ فرمایا:

مَعْرِفَةُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ پاک کی مَعْرِفَت۔[2]

یعنی دُنیا کی سب سے لذّت بھری چیز اللہ پاک کی مَعْرِفَت ہے۔ اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، کاش! ہم اس کے لیے کوشش اور محنت کرنے والے بن جائیں۔

اب 2 باتیں مزید سیکھنے کی ہیں: (1): مَعْرِفَت کہتے کسے ہیں؟ (2): یہ نعمت ہمیں حاصِل کیسے ہو سکتی ہے؟

(1): معرفت کسے کہتے ہیں؟

چند اَوْصاف ہیں، وہ جب آدمی کے اندر جمع ہو جائیں تو اسے عارِف کہتے ہیں: (1): اللہ پاک کے پاکیزہ ناموں اور اس کی صِفات کا عِلْم حاصِل کرنا (2): اللہ پاک کے ہر

---

1 ...رسالہ قشیریہ، باب المعرفۃ باللہ، صفحہ: 346۔
2 ...المجالسہ وجواہر العلم، جلد: 1، جز: 2، صفحہ: 126، رقم: 223۔

فیصلہ پر راضی رہنا (3): اپنے اندر سے بُرے اَخلاق ختم کرنا (4): اللہ پاک کی کامِل بندگی اختیار کرلینا (5): دِل کے وسوسے جو اللہ پاک سے دُور کریں، ان پر تَوَجُّہ نہ دینا۔

❁ پس جب آدمی نفس کی بُرائیوں سے پاک ہو جائے ❁ دِل میں اللہ پاک کی محبّت بٹھالے ❁ ہر لمحہ بس اُسی کی جانِب لَو لگائے رکھے ❁ مشکل، پریشانی، تنگی، آسانی کچھ بھی ہو، بَس اللہ پاک کی حمد و ثنا ہی کرتا رہے۔ ایسے شخص کو عارِف کہا جاتا ہے۔[1]

(2): مَعْرِفَت ملتی کیسے ہے...؟

اب ایک سُوال یہ ہے کہ اللہ پاک کی مَعْرِفَت (یعنی پہچان) ملتی کیسے ہے؟ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس تعلّق سے بہت تفصیلی کلام فرمایا ہے، آخر میں نتیجہ یہ نکالا کہ اللہ پاک کی مَعْرِفَت (یعنی پہچان) نہ تو عِلْم سے ملتی ہے، نہ عقل سے، اللہ پاک کی مَعْرِفَت صِرْف و صِرْف اللہ پاک کے فضل سے ملتی ہے، جس پر اللہ پاک فضل فرما دیتا ہے، اس کو یہ مَعْرِفَت نصیب ہو جاتی ہے۔[2]

اللہ پاک کا فضل پانے کا طریقہ

اس پر پھر سُوال پیدا ہوتا ہے کہ **اللہ پاک کا فضل ہم کیسے حاصِل کرسکتے ہیں؟** حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: جب بندہ اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے تو اسے مَعْرِفَت ملتی ہے اور اسے معرفتِ حال کہتے ہیں۔[3]

مطلب یہ کہ جب بندہ اپنی **مَیں** کو ختم کرلیتا ہے تب اسے اللہ پاک کا فضل نصیب

---

1 ...رسالہ قشیریہ، باب المعرفۃ باللہ، صفحہ: 342 خلاصۃً۔
2 ...کشف المحجوب، کشف الحجاب الاول فی معرفۃ اللہ، صفحہ: 321 خلاصۃً۔
3 ...کشف المحجوب، کشف الحجاب الاول فی معرفۃ اللہ، صفحہ: 323 خلاصۃً۔

ہوتا ہے، جب فضل نصیب ہوتا ہے تو اسے اللہ پاک کی مَعْرِفَت مل جاتی ہے۔

نتیجۂ کلام یہ نکلا کہ اللہ پاک ہے، وہ ایک ہی ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس بات کے دلائل تو خُود ہمارے 5، 6 فِٹ کے وُجُود میں بھی موجود ہیں مگر جب تک ہمارے اندر **مَیں** ہے، **اَنا**، **تکبُّر** اور **خود پسندی** موجود ہے، تب تک ہم ان دلائل کو دیکھ نہیں سکتے، ان دلائل کو سمجھ نہیں سکتے، اس لیے لازِم ہے کہ ہم اپنی **اَنا** اور **خُود پسندی** کو مِٹائیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کائنات کے ذرّے ذرّے میں رَبِّ کریم کی قدرتوں کے نشان نظر آنے لگیں گے اور اللہ پاک کی معرفت نصیب ہو جائے گی۔

مِٹ جائے یہ خُودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں
دردا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں[1]

مفہوم: یعنی اگر میری مَیں، میری اَنا اور خُود پسندی مِٹ جائے تو اللہ پاک کے جلوے ہر جگہ نظر آئیں گے مگر افسوس! میں آپ ہی اپنی نظر کا پَردہ ہوں۔

خُود کو چھوڑو اور چلے آؤ!

حضرت بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُتَعَلِّق مَنْقُوْل ہے، ایک مرتبہ آپ نے اللہ پاک کی محبّت میں سرشار ہو کر عرض کیا: اے مالِکِ کریم! تجھ تک پہنچنے کا رستہ کیا ہے؟ غیب سے آواز آئی:

اُتْرُكْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ اِلَیَّ

ترجمہ: یعنی خُود (یعنی مَیں) کو چھوڑ دو اور مجھ تک پہنچ جاؤ![2]

---

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 91۔
2 ... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، باب الاول، جلد: 4، صفحہ: 454۔

مَیں مارنا ضروری ہے

حضرت شیخ شِبْلی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں، پہلے آپ گورنَر تھے، یعنی ایک صُوبے کے وزیرِ اعلیٰ تھے۔ بَس ایک مرتبہ کسی واقعہ پر دِل چوٹ کھا گیا، آپ نے وزارت کا لباس اُتارا اَور حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدْمت میں حاضِر ہو گئے۔ عرض کیا: عالی جاہ! جو دولت آپ کو مُیَسَّر ہے، وہ مجھے بھی عطا کیجیے! اس کی جتنی قیمت چاہتے ہوں لے لیجیے!

حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑا خوبصُورت جواب دیا، فرمایا: شبلی...!! یہ نعمت دُنیا جہان کی ساری دولت سے بھی حاصِل نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا اِس کی کوئی قیمت نہیں ہے مگر میں تمہیں یہ دولت مفت بھی نہیں دے سکتا، ورنہ تمہیں اس کی قدر نہیں ہو گی۔ عرض کیا: پھر اب کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: پھٹے پُرانے کپڑے پہنو، وہ گلیاں، وہ شہر جہاں تم گورنری کرتے تھے، جہاں کے لوگ تمہیں جھک کر سلام کیا کرتے تھے، انہی گلیوں میں چلے جاؤ! وہاں ہر چھوٹے بڑے سے معافی مانگو...!!

خیر! حضرت شیخ شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ چُونکہ اپنی نیت میں سچّے تھے، لہٰذا حکم پر عمل کیا، اب وہی گلیاں، وہی شہر، وہی لوگ جو کل تک جھک کر سلامیاں پیش کرتے تھے، اب وہاں سب سے معافیاں مانگتے پھر رہے ہیں۔ یوں ایک عرصہ گزر گیا، آپ پیر و مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو شیخ محترم نے درگاہِ عالیہ پر موجود فقراء کی خدمت بھی آپ کے سپرد کر دی۔ ایک سال تک فقراء کی خدمت میں مصروف رہے۔ آخر اندر سے مَیں مَر گئی۔ اب حاضِر ہوئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ہاں! اے شبلی! اب تم دولتِ

معرفت کے حقدار ہو گئے ہو۔ پھر ایک ہی نگاہ فرمائی اور انہیں عارِفُ بِاللہ بنا دیا۔[1]

پتا چلا؛ اللہ پاک کی مَعْرِفَت حاصِل کرنے کے لیے اندر سے مَیں مارنی ہوتی ہے۔ جب یہ مَیں مر جاتی ہے تو مَعْرِفَت کے دروازے خود ہی کُھل جاتے ہیں۔

امامِ غزالی کا سَفَرِ عشق

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے حق کی تلاش تھی۔ یعنی آپ مسلمان تو اَلحمدُ لِلّٰہ! بچپن ہی سے تھے مگر اللہ پاک کی مَعْرِفَت تک رسائی چاہتے تھے۔ **فرماتے ہیں:** مَیں نے اس کے لیے بہت محنت کی، کتابیں ہی کتابیں پڑھ ڈالیں مگر جو چاہیے تھا وہ نہ ملا ❁ پھر میں نے سوچا کہ فلسفی بہت عقل مند ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں، شاید یہاں میرا مَقْصد مل جائے، چنانچہ میں نے فلسفے کی کتابیں پڑھنا شروع کر دِیں ❁ پڑھتا گیا، پڑھتا گیا۔ سینکڑوں کتابیں پڑھ ڈالیں، فلسفے میں بہت مہارت حاصِل کر لی مگر جو چاہیے تھا، وہ نہیں ملا ❁ اپنی محنت و کاوِش کا مزید ذِکر کرنے کے بعد **فرماتے ہیں:** آخِر میں نے تَصَوُّف پڑھنا شروع کیا، اس کی بھی سینکڑوں کتابیں پڑھ ڈالیں ❁ فرماتے ہیں: تصوُّف کی کتابیں پڑھنے سے مَعْلُوم ہوا؛ مجھے صِرْف پڑھتے جانے سے کچھ نہیں ملے گا، عملاً کچھ کرنا پڑے گا۔

اب اِمام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک نام تھا، آپ جامعہ نظامِیَہ کے صَدر مُدَرِّس تھے، بادشاہِ وقت کے مَنْظُورِ نظر تھے، بڑے بڑے وزیر، مشیر، بڑے بڑے عُلَما آپ کا دَرْس سننے آیا کرتے تھے، نام تھا، شان و شوکت تھی، عزّت تھی، فرماتے ہیں: تصوُّف کی کتابیں پڑھی تو دِل دُنیا سے اُچاٹ ہو گیا، اب میں اس ساری شان و شوکت، شہرت و عزّت سے

---

1 ... تذکرۃ اولیاء، نیمہ ثانی، صفحہ: 136-137 ملتقطاً و ملخصاً۔

نکلنا چاہتا تھا مگر شیطان نکلنے نہیں دیتا تھا، مجھے اپنے دِل کو سمجھاتے سمجھاتے کچھ عرصہ لگ گیا۔ آخر میں نے ہمّت باندھی، وہ کہتے ہیں نا؛

یہ خاکدان مجھے تنگ پڑنے والا تھا
سَو میں نے جَسْت بھری اور آسمانی ہوا

یعنی یہ صِرْف ایک جَسْت (چھلانگ) ہوتی ہے، بندے نے صِرْف ایک قدم کی ہمّت کرنی ہوتی ہے، پھر رستے کھلنا شروع ہو جاتے ہیں۔

تو امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ بَس میں نے جَسْت بھر دِی یعنی بادشاہ و وَزِیر سب مجھے روکتے رہے مگر میں نے سب کچھ چھوڑا، سارا مال و دولت صدقہ کیا اور مُلکِ شام نکل گیا۔

اب یہاں یہ حالت ہے کہ کوئی نہیں جانتا، بالکل اَنجان ہیں، بالکل گمنام ہو کر اللہ پاک کی عبادت میں مَصْرُوف رہے۔ پھر چند ہی سال گزرے کہ اللہ پاک نے اپنی مَعْرِفَت کے دروازے آپ کے لیے کھول دیئے اور آپ کو درجۂ صِدّیقیت (یعنی وِلایت کا سب سے اُونچا رُتبہ) عطا فرما دیا۔[1]

سچ ہے کہ آدمی کو کچھ کھو کے مِلا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جُویا تیرا[2]

پتا چلا؛ ہمارے اور اللہ پاک کی مَعْرِفَت کے درمیان صِرْف ایک قدم کا فاصلہ ہے: مَیں مٹا دینا۔ یا یُوں کہیے کہ سب سے بڑی فضیلت، سب سے بڑا مقام، سب سے بڑا رُتبہ

---

1 ...احیاء العلوم (مترجم)، جلد:1، صفحہ:18-19 بتصرف۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:21۔

پانے کا صِرْف ایک ہی دروازہ ہے:

اُتْرُكْ نَفْسَكَ وَ تَعَالَ اِلَیَّ

ترجمہ: اپنے اندر سے **مَیں** مار دو اور میری طرف چل پڑو...!![1]

”مَیں“ ختم کرنے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے اپنے اندر سے یہ **مَیں** ختم کیسے کرنی ہے؟ ویسے تو یہ بہت مشکل کام ہے۔ **عُلَمائے کرام نے فرمایا:** یہ کام کرنے کے لیے 80 سال کا مجاہَدہ دَرْکار ہے۔ یعنی اتنا عرصہ لگاتار بندہ محنت کرتا رہے، پھر کہیں **مَیں** مرتی ہے۔[2]

بہر حال! ہمیں کوشش تو کرنی چاہیے۔ چند آسان طریقے عرض کر رہا ہوں:

(1): اپنی محتاجی پر نگاہ رکھیے! ❁ ہم دیکھنے کے لیے آنکھ کے محتاج ہیں ❁ سننے کے لیے کانوں کے محتاج ہیں ❁ کھانے کے محتاج، پھر کھانا ہمارے اندر زہر نہ بنے، لہٰذا فضلہ نکالنے کے لیے ایسی جگہ جانے کے محتاج جہاں جانا طبیعت پر گراں گزرتا ہے ❁ سونے کے محتاج، غرض؛ کیا کیا عرض کروں؛ ہر طرح سے محتاجیاں ہی محتاجیاں ہمارے اِرْد گرد بکھری ہوئی ہیں۔ بَس وقتاً فوقتاً اپنی ان محتاجیوں پر غور کرتے رہیے، سوچتے رہیے! میں کتنا محتاج ہوں، میرا رَبّ کیسا بے نیاز ہے۔ اِرْشاد ہوا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِۚ وَ اللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۱۵﴾

(پارہ:22، سورۂ فاطر:15)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے۔

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، باب الاول، جلد:4، صفحہ:454۔

2 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:59 ماخوذاً۔

اس محتاجی پر غور کیجیے! اندر سے مَیں مرے گی۔

(2): اپنے عیبوں کو دیکھتے رہیے! کتنے عیب ہیں ناہمارے اندر ❁ ایک قطرے سے بنے ❁ آخر میں گلا سڑا جسم ہو جائیں گے ❁ چند سانسوں کی زندگی ہے، اس میں بھی گندگی اپنے پیٹ میں اُٹھائے گھومتے ہیں ❁ ہمیں پھوڑے پھنسیاں نکلتی ہیں، کتنی گِھن آتی ہے نادیکھ کر...! ❁ تھوڑی دَیر گرمی میں بیٹھ جائیں، پسینہ ہی پسینہ... جب تک اچھی طرح نہانہ لیں خُود کو ہی اپنے آپ سے بدبُو آتی رہتی ہے۔ آہ! یہ ہم ہیں۔ مَیں، مَیں کرنے والا انسان...!! تو اپنے ان عیبوں پر غور کیجیے! اندر سے مَیں ختم ہو گی۔ **حدیثِ پاک ہے:** اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمالیتا ہے، اس پر اُس کے اپنے عیب ظاہِر کر دیتا ہے۔[1]

(3): مَیں ختم کرنے کا تیسرا طریقہ ہے: قبرستان حاضِری دِیا کیجیے! قبروں کے بیچ میں بیٹھ کر غور کیا کیجیے! کہ ایک دِن مجھے بھی یہیں آنا ہے، یہ چھوٹا سا، اندھیرا، وحشت سے بھرا ہوا، کیڑے مکوڑوں کا گھر، اینٹ کا تکیہ، مٹّی کا بچھونا، میں چاہے بادشاہ ہوں، چاہے فقیر، آخِر میرا ٹھکانا یہی ہے۔ اس سے بھی مَیں ختم ہو گی۔

(4): ❁ خواہشات و فضولیات سے بچیے! اپنے دِل سے خواہشیں کم کیجیے ❁ فضولیات کو چھوڑیں، اس سے بھی مَیں مرتی ہے اور شیطان کے دروازے بند ہوتے ہیں۔

شیطان کو قابُو نہیں ملتا

پچھلی اُمّتوں کا ایک واقعہ ہے، ایک خُوبرُو نوجوان تھا، ایک امیر زادی نے کسی طرح بہلا کر، بہانے سے اسے اپنے گھر بُلا لیا اور اُسے گُناہ کی دعوت دی۔ وہ نوجوان بڑا نیک تھا،

1 ...الزھد لابن مبارک، باب الاعتبار والتفکر، صفحہ: 117، حدیث: 282 ملتقطاً۔

اس نے اِس گُناہ سے بچنے کے طریقے شروع کیے۔ آخر ایک ترکیب ذِہن میں آئی، کہنے لگا: میں غسل کر کے، نہا دھو کر صاف ستھرا ہو کر تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں، لہٰذا میرے لیے غسل کا اہتمام کرو! چنانچہ اُوپَر کی چھت پر اس کے لیے غسل کا اہتمام کیا گیا۔ وہ جیسے ہی اُوپَر کی چھت پر پہنچا تو گُناہ سے بچنے کی خاطِر وہاں سے چھلانگ لگا دی۔

جب اس نے اپنا آپ داؤ پر لگایا تو اللہ پاک نے فرشتے کو حکم دیا: جلدی سے اسے اپنے پروں پر رکھ لو...!! چنانچہ فرشتے نے اسے اپنے پَروں پر لیا اور آرام سے زمین پر اُتار دیا۔

اس واقعہ سے مُتَعَلِّق کسی بزرگ نے شیطان سے پُوچھا کہ تم نے اس نوجوان کو گُناہ پر آمادہ کیوں نہیں کیا...؟ شیطان کہنے لگا: وہ نفسانی خواہشات سے بچنے والا تھا اور جو نفسانی خواہشات سے دُور رہتا ہو، مجھے اُس پر قابُو نہیں دیا جاتا۔[1]

پتا چلا؛ اپنی خواہشات پر کنٹرول کرنے سے شیطان کے دروازے بند ہوتے اور معرفت کے دروازے کھلتے ہیں۔

(5): مَیں مارنے کا پانچواں طریقہ: اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادَت بنا لیجیے! ❁ بُھوک لگی ہے، عبادت پر قوّت پانے کی نِیّت سے کھانا کھائیے! ❁ لباس پہننا ہے، ستر چھپانے اور اللہ پاک کی نعمت کا اظہار کرنے کی نیت سے پہنئے ❁ خُوشبو لگانی ہے، فرشتوں کو راحت پہنچانے کی نیت سے لگائیے! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ تَطَيَّبَ لِلّٰهِ تَعَالٰى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ رِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ

ترجمہ: جو اللہ پاک کی رضا کی خاطِر خوشبو لگائے، روزِ قیامت یُوں آئے گا کہ اس سے مُشک

---

1 ... العوارف المعارف، الباب الثالث الستون، صفحہ: 313۔

سے بھی اعلیٰ خُوشبو مہک رہی ہو گی۔[1]

ایک بزرگ کے مُتَعَلِّق مَنْقُول ہے: ہر لقمے پر کہتے تھے: اَکُلُ هٰذِهِ اللُّقْمَةَ لِلّٰهِ تَعَالٰی مَیں یہ لُقمہ اللہ پاک کی رضا پانے کے لیے کھاتا ہوں۔[2]

غرض کہ ہر جائز اور نیک کام کرنے سے پہلے **اچھی نیتیں** کرنے کی عادَت بنالیجیے! اس کی برکت سے نفسانی خواہشات کی کاٹ ہو گی، **مَیں** مرے گی اور اللہ پاک کی مَعْرِفَت پانے کے دروازے کھل جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم!

اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ حدیث موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **دعوتِ اسلامی** کے IT ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نِرالی اور بہت فائدہ مند موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **فیضانِ حدیث**۔ اِس ایپلی کیشن میں حدیثِ پاک کی مشہور کتاب ❁ مشکوٰۃُ المصابیح اور اس کی اُردو شرح ❁ مرآۃ المناجیح ❁ فیضانِ ریاضُ الصالحین ❁ اربعینِ حنفیہ ❁ منتخب حدیثیں اور ❁ اَربعینِ نوویہ ❁ انوارُ الحدیث عربی متن، ترجمہ اور شرح کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں ❁ اپنے مطلوبہ موضوع پر مطالعہ کرسکتے ہیں ❁ بہترین سرچ آپشن موجود ہے ❁ حدیثِ پاک کا عربی متن اعراب کے ساتھ اور بغیر اعراب دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں ❁ مطالعہ کے نوٹس محفوظ

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصیام، باب المراۃ تصلی... الخ، جلد:4، صفحہ:247، حدیث:7963۔
2 ... العوارف المعارف، الباب الثالث الستون، صفحہ:314۔

کرنے کے لیے Favorite کرنے اور اپنے دوستوں کو شیئر کرنے کا آپشن بھی دیا گیا ہے۔ خود بھی حدیثِ پاک کا فیضان لوٹیے! اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: گانے باجے کے آلات اور تصویر والا لباس بیچنا ناجائز و گناہ ہے۔

وضاحت: یومِ آزادی قریب آرہا ہے، آپ نے دیکھا ہو گا، گلیوں بازاروں میں باجے، موسیقی کے آلات اور جاندار کی تصویر والے لباس کی خرید و فروخت عام ہو جاتی ہے، مسئلہ ذرا توجہ سے سنیے گا، موسیقی والے آلات اور تصویر والے لباس (کہ جس پر جاندار کی تصویر اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے کھڑے دیکھیں تو اعضاء واضح نظر آئیں اُس) کی خرید و فروخت سب ناجائز و گناہ ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زندہ دل اور ایمان پر خاتمے کا وظیفہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

جو کوئی صبح کے وقت 41 بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ پڑھ لے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

1 ... فتاوٰی رضویہ، جلد:24، صفحہ:659-567 ملتقطاً۔

اَلْکَرِیْم! اس کا دل زندہ رہے اور ایمان پر خاتمہ ہو گا۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

1 ... الوظیفۃ الکریمہ، صفحہ: 10۔